

## عدالت عظمیٰ رپورٹس 1997 ایس یو پی پی 3 ایس سی آر

ٹاٹا ڈے وی لمیٹڈ۔ وغیرہ

بنام۔

ریاست اڑیسہ اور دیگران

4 اگست 1977

ایس۔ پی۔ بھروچا اور وی۔ این۔ کھرے، جسٹسز

بیمار صنعتی کمپنیاں (خصوصی دفعات) ایکٹ، 1985:

دفعہ 15/16 اور (1)22 / اڑیسہ سیلز ٹیکس ایکٹ، 1947؛ دفعہ 13-اے-بیمار صنعت-سیلز

ٹیکس کے بقایا جات بورڈ کی رضامندی کی وصولی-قرض دہندگان کا قانونی حق-عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ منسلک سے کوئی تحفظ نہیں ہو سکتا-اپیل پر، بورڈ کی رضامندی حاصل کیے بغیر سیلز ٹیکس کے بقایا جات کی کوئی زبردستی وصولی نہیں کی گئی-قرض دہندگان کا علاج موخر ہونے کی مدت کے لیے محفوظ ہے اور اس طرح کی مدت کو حد کی مدت کا حساب لگانے میں خارج کر دیا گیا ہے۔

بھارت کا آئین 1950: آرٹیکل 39 / لسٹ I کا اندراج 52 / ساتویں شیڈول-منعقد؛ کی لسٹ

II کا اندراج 54، سنٹرل ایکٹ لسٹ II کے اندراج 54 کے تحت سیلز ٹیکس کے سلسلے میں قانون سازی کرنے کے ریاستوں کے حقوق کو متاثر یا مداخلت نہیں کرتا ہے۔

الفاظ اور جملے:

"کوئی دوسرا قانون"-بیمار صنعتی کمپنیاں (خصوصی دفعات) ایکٹ، 1985 کی دفعہ (1)22 کا

مطلب۔

اپیل کنندہ کو بیمار کمپنیاں (خصوصی فراہمی) ایکٹ، 1985 (مرکزی ایکٹ) کے تحت ایک بیمار

کمپنی قرار دیا گیا تھا۔ ایکٹ کی دفعہ 15 کے تحت ایک حوالہ پر، دفعہ 16 کے تحت تحقیقات کی گئی اور بورڈ کی طرف سے صنعتی اور مالی تعمیر نو کے لیے ایک اسکیم کو منظوری دی گئی۔ اپیل کنندہ سیلز ٹیکس کے بقایا جات میں تھا۔ اوڈیشہ سیلز ٹیکس ایکٹ (ریاستی ایکٹ) کی دفعہ 13-اے آئی کے تحت اپیل کنندہ کی جائیداد کو ضبط کر کے بقایا جات کی وصولی کی کوشش کی گئی تھی۔

اپیل کنندہ نے ایک عرضی درخواست میں مداخلت کی جس میں عدالت عالیہ اس سوال پر غور کر رہی تھی کہ کیا ریاستی ایکٹ کی دفعہ 13-اے کے تحت سیلز ٹیکس کی وصولی کے لیے اٹھائے گئے اقدامات عمل درآمد، تکلیف یا اسی طرح کی کارروائی کی نوعیت کے تھے جو مرکزی ایکٹ کی دفعہ (1) 22 کے ذریعے زیر غور ہیں۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ سنٹرل ایکٹ کی دفعہ (1) 22 صنعتی کمپنیوں کی جائیدادوں کو ریاستی ایکٹ کی دفعہ 13-اے کے تحت اختیارات کے استعمال میں کارروائی سے تحفظ فراہم نہیں کرے گی۔ ولہہ گلاس ورکس لمیٹڈ اور دیگر (1990) 1 ایس سی آر 966 کی روشنی میں اپنے فیصلے پر نظر ثانی کے لیے عدالت عالیہ میں کی گئی اپیل کو مسترد کر دیا گیا۔ اس لیے موجودہ اپیلیں۔

اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دعویٰ کیا گیا کہ اس عدالت نے ریاستی قانون کے تحت واجبات کی وصولی کے لیے کارروائی کی تھی اور اس نتیجے پر پہنچی تھی کہ مرکزی قانون کی دفعہ (1) 22 لاگو ہوگی۔

جواب دہندگان دلیل یہ تھی کہ سنٹرل ایکٹ کی دفعہ (1) 22 کو اس طرح پڑھا جانا چاہیے کہ سیلز ٹیکس کے سلسلے میں آئین کے ساتویں گوشوارہ کی فہرست II کے اندراج 54 کے تحت قانون سازی کرنے کے ریاست کے خصوصی اختیارات میں مداخلت نہ کی جائے۔ یہ مزید دلیل دی گئی کہ مرکزی ایکٹ کی دفعہ (1) 22 میں 'کسی بھی دوسرے قانون' کے الفاظ کو اس طرح پڑھا جانا چاہیے کہ فہرست دوم کے مضامین سے متعلق تمام قوانین کو خارج کر دیا جائے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد: 1. سنٹرل ایکٹ کی دفعہ (1) 22 میں طے شدہ شرائط کو پورا کرنے والی بیمار صنعتی کمپنیوں سے واجب الادا ٹیکسوں اور اس طرح کے واجبات کو زبردستی عمل کے ذریعے وصول نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ بورڈ اپنی رضامندی نہ دے۔ (237-بی)

2. مرکزی ایکٹ ساتویں گوشوارہ کی فہرست I کے اندراج 52 کے تحت نافذ کیا گیا ہے۔ اندراج 52 پارلیمنٹ کو صنعتوں کے سلسلے میں قانون سازی کرنے کا اختیار دیتا ہے، جس پر یونین کے ذریعے کنٹرول کو پارلیمنٹ قانون کے ذریعے عوامی مفاد میں قرار دیتی ہے۔ مرکزی ایکٹ ساتویں گوشوارہ کی فہرست دوم کے اندراج 54 کے تحت سیلز ٹیکس کے حوالے سے قانون سازی کرنے کے ریاستوں کے حقوق کو متاثر یا مداخلت نہیں کرتا ہے۔ (237-سی؛ ای)

3. سنٹرل ایکٹ کی دفعہ 22 ان تمام قرض دہندگان سے مطالبہ کرتی ہے جو بیمار صنعتی کمپنیوں سے اپنے واجبات وصول کرنا چاہتے ہیں جن کے سلسلے میں دفعہ 16 کے تحت انکو آئری زیر التوا ہے یا کوئی اسکیم

تیاری یا زیر غور ہے یا اس طرح کی وصولی کے لیے بورڈ کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے منظور کی گئی ہے۔ اگر اس طرح کی رضامندی حاصل نہیں کی جاتی ہے اور وصولی موخر کر دی جاتی ہے، تو قرض دہندگان کا مداح موخر کی مدت کے لیے محفوظ ہے، دفعہ 22 کی ذیلی دفعہ (5) کی وجہ سے، حد کی مدت کے حساب سے خارج ہے۔ لہذا، دفعہ 22 میں "کوئی دوسرا قانون" کے الفاظ کو فہرست دوم کے مضامین سے متعلق تمام قوانین کو خارج کرنے کے طور پر نہیں پڑھا جاسکتا۔ (237-ای-ایف؛ 236-ایچ؛ 237-اے) گرام پنچایت اور دیگر بنام شری ولہ گلاس ورکس لمیٹڈ اور دیگر (1990) 1 ایس سی آر 966؛ پر انحصار کیا۔

ڈپٹی کمیشنر ٹیکس آفیسر اور بنام کورمنڈل فارماسیوٹیکل اور دیگر (1997) 2 پیانہ 640، ممتاز۔ دیوانی ایپیل کا دائرہ اختیار: 1991 کی دیوانی ایپیل نمبر 1354۔ 1990 کے سی آر نمبر 41 میں اڑیسہ عدالت عالیہ کے 14.11.1990 کے فیصلے اور حکم سے۔ کے ساتھ

1991 کی دیوانی ایپیل نمبر۔ 1362-63

(آر-ایف-نرین، ایس-سکومارن) میسرز جے بی ڈی اینڈ کمپنی، کے لیے، ایم-ایل -لاہوٹی، پی-کے-شرما، ہمسائشوشیکھر، پی-ایس-جھا اور پی-این-مشرا حاضر پارٹیوں کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ایس-پی-بھاروچا، جسٹس۔ جو حقائق ہم بیان کرتے ہیں وہ ٹائٹلڈ یو ایچ (سی اے نمبر۔ 1354/91) کے معاملے سے متعلق ہیں۔ وہ دیگر ایپلوں کے حقائق سے کافی حد تک ملتے جلتے ہیں۔ مذکورہ ایپیل کنندہ کو 9 فروری 1988 کو بیمار صنعتی کمپنیاں (خصوصی فراہمی) ایکٹ، 1985 (جسے اب "مرکزی ایکٹ" کہا جاتا ہے) کے معنی میں ایک بیمار کمپنی قرار دیا گیا تھا۔ 23 دسمبر 1989 کو سنٹرل ایکٹ کی دفعہ 15 کے تحت ایک حوالہ پر، دفعہ 16 کے تحت تحقیقات کی گئی اور بورڈ فار انڈسٹریل اینڈ فنانشل ری کنسٹرکشن (جسے اب "بورڈ" کہا جاتا ہے) نے مذکورہ ایپیل کنندہ کے فائدے کے لیے ایک اسکیم کو منظوری دی اور یہ متعلقہ وقت پر عمل درآمد کے تحت تھی۔

تشخیص کے سالوں 1983-84 اور 1984-85 کے لیے مذکورہ ایپیل کنندہ اڑیسہ سیلز ٹیکس ایکٹ، 1947 (جسے اب "اسٹیٹ ایکٹ" کہا جاتا ہے) کے تحت سیلز ٹیکس کے بقایا جات میں تھا۔ ریاستی

ایکٹ کی دفعہ 13- اے توضیحات کے تحت مذکورہ اپیل کنندہ کی جائیداد کو ضبط کر کے مذکورہ بقایا جات کی وصولی کی کوشش کی گئی تھی۔ اڑیسہ کی عدالت عالیہ اس سوال پر غور کر رہی تھی کہ آیا ریاستی ایکٹ کی دفعہ 13- اے کے تحت سیلز ٹیکس کے واجبات کی وصولی کے اقدامات پر عمل درآمد، پریشانی یا اسی طرح کی کارروائی کی نوعیت کے تھے جو مرکزی ایکٹ کی دفعہ (1) 22 کے ذریعے ایم/ ایس ایلومینیم انڈسٹریز لمیٹڈ (دیگر ایپلوں میں اپیل کنندہ) کی طرف سے دائر عرضی درخواست میں غور کیا گیا تھا، جو کہ مذکورہ اپیل کنندہ کی طرح کی پوزیشن میں تھا۔ مذکورہ اپیل کنندہ نے عرضی درخواست میں مداخلت کی اور اس کی سماعت ہوئی۔

عدالت عالیہ نے عرضی درخواست پر اپنے فیصلے میں کہا کہ اس کے سامنے سوال یہ ہے کہ کیا سنٹرل ایکٹ کی دفعہ (1) 22 توضیحات اسٹیٹ ایکٹ کی دفعہ 13- اے توضیحات کو ختم کرتی ہیں۔ اس کا مؤقف تھا کہ دونوں دفعات کے درمیان کوئی ناقابل تلافی تنازعہ نہیں تھا کیونکہ وہ الگ الگ اور الگ الگ شعبوں میں کام کرتے تھے اور اس لیے دونوں کی اطاعت کرنے کے قابل تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مرکزی قانون کی دفعہ (1) 22 "ریاستی قانون کی دفعہ 13- اے کے تحت اختیارات کے استعمال میں صنعتی کمپنیوں کی جائیدادوں کے خلاف کارروائی سے تحفظ فراہم نہیں کرے گی"۔

ہائی کورٹ کے فیصلے کے فوراً بعد اس عدالت نے گرام پنچایت اور دیگر بنام شری ولجہ گلاس ورکس لمیٹڈ اور دیگر (1990) 1 ایس سی آر 966، کے معاملے کا فیصلہ کیا جس کا ہم حوالہ دیں گے۔ اپیل گزاروں نے ولجہ گلاس ورکس لمیٹڈ اور دیگر (1990) 1 ایس سی آر 996 کے فیصلے کی روشنی میں اپنے فیصلے پر نظر ثانی کے لیے عدالت عالیہ میں درخواست دی۔ عدالت عالیہ نے ایسا کرنے میں ناکامی کا اظہار کیا۔ اس لیے یہ اپیلیں۔

تنازعہ کی تعریف کرنے کے مقاصد کے لیے، مرکزی ایکٹ کی دفعہ (1) 22 کو متعین کرنے کی ضرورت ہے۔

22. "قانونی کارروائیوں، معاہدوں وغیرہ کی معطلی۔" (1) جہاں کسی صنعتی کمپنی کے سلسلے میں، دفعہ 16 کے تحت تحقیقات زیر التواء ہے یا دفعہ 17 کے تحت کوئی اسکیم زیر غور ہے یا کوئی منظور شدہ اسکیم زیر عمل ہے یا جہاں کسی صنعتی کمپنی سے متعلق دفعہ 25 کے تحت اپیل زیر التواء ہے، تب کمپنیز ایکٹ، 1956 (1 آف 1956)، یا کسی دوسرے قانون یا صنعتی کمپنی کے میمورنڈم اور آرٹیکلز آف ایسوسی ایشن یا مذکورہ ایکٹ یا دوسرے قانون کے تحت اثر انداز ہونے والے کسی دوسرے آلے میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود، صنعتی کمپنی کو ختم کرنے یا صنعتی کمپنی کی کسی بھی جائیداد کے خلاف عمل درآمد، پریشانی یا اس طرح کی کارروائی

کے لیے کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ اس کے سلسلے میں وصول کنندہ کی تقرری اور رقم کی وصولی کے لیے یا صنعتی کمپنی کے خلاف کسی ضمانت کے نفاذ کے لیے یا صنعتی کمپنی کو دیے گئے کسی قرض یا پیشگی رقم کے سلسلے میں کسی ضمانت کے لیے کوئی مقدمہ دائر نہیں کیا جائے گا یا اس پر مزید کارروائی نہیں کی جائے گی، سوائے بورڈ کی رضامندی کے، یا جیسا بھی معاملہ ہو، اپیلٹ اتھارٹی کے۔

اپیل گزاروں کے فاضل وکیل نے ولجہ گلاس ورکس کے فیصلے پر انحصار کیا۔ ولجہ گلاس ورک کو سنٹرل ایکٹ کی دفعہ 3(1) (او) کے معنی میں ایک بیمار صنعتی کمپنی قرار دیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ گرام پنچایت نے پراپرٹی ٹیکس کے بقایا جات کی وصولی کے لیے ولجہ گلاس ورکس کے خلاف بمبئی ولجہ پنچایت ایکٹ کی دفعہ 129 کے تحت فوجداری کارروائی شروع کی۔ ولجہ گلاس ورکس نے مرکزی ایکٹ کی دفعہ 22 کے تحفظ کا دعویٰ کرتے ہوئے بمبئی کی عدالت عالیہ میں ایک عرضی درخواست دائر کی۔ عرضی درخواست کی اجازت دی گئی، اور گرام پنچایت نے اس عدالت میں اپیل کی۔ اس عدالت نے نوٹ کیا کہ مذکورہ بورڈ 27 اگست 1987 کے اپنے حکم سے مطمئن تھا کہ ولجہ گلاس ورکس ایک بیمار صنعتی کمپنی بن گئی تھی اور اس کے نتیجے میں مرکزی ایکٹ کی دفعہ 16 اور 17 کے تحت اقدامات کیے گئے تھے۔ جیسے ہی مذکورہ بورڈ کی طرف سے دفعہ 16 کے تحت تحقیقات کا حکم دیا گیا، اس عدالت نے کہا کہ مرکزی ایکٹ کی دفعہ 22(1) کے تحت طے شدہ مختلف کارروائیوں کو معطل سمجھا گیا۔ اس کے بعد قرض دہندگان اپنے واجبات کی وصولی کے لیے بیمار کمپنی کے خلاف کارروائی کرنے کی اجازت کے لیے مذکورہ بورڈ سے رجوع کر سکتے ہیں اور مذکورہ بورڈ اپنی صوابدید پر اس طرح کی منظوری دے سکتا ہے۔ اگر منظوری نہیں دی گئی تو قرض دہندگان کا علاج ختم نہیں ہوا۔ اسے صرف ملتوی کیا گیا تھا۔ اس دفعہ میں واجبات کی وصولی کے لیے حد کی مدت کا حساب لگاتے ہوئے اس مدت کو خارج کرنے کا التزام کیا گیا جس کے دوران علاج معطل کر دیا گیا تھا۔

اپیل گزاروں کے فاضل وکیل نے پیش کیا کہ ولجہ گلاس ورکس کے معاملے میں اس عدالت نے ریاستی ایکٹ کے تحت واجبات کی وصولی کے لیے کارروائی کی تھی اور اس نتیجے پر پہنچی تھی کہ مرکزی ایکٹ کی دفعہ 22(1) اس پر لاگو ہوتی ہے۔ لہذا، اپیل گزاروں کا مقدمہ ولجہ گلاس ورکس فیصلے کے ذریعے مکمل طور پر احاطہ کیا گیا تھا۔

جواب دہندگان کے فاضل وکیل نے پیش کیا کہ مرکزی قانون کی دفعہ 22(1) کو اس طرح پڑھا جانا چاہیے کہ سیز ٹیکس کے سلسلے میں آئین کے ساتویں گوشوارہ کی فہرست II کے اندر ان 54 کے تحت قانون سازی کرنے کے ریاستوں کے خصوصی اختیار میں مداخلت نہ ہو۔ ان کے جمع کرانے میں، مرکزی ایکٹ کے

دفعہ (1) 22 میں " کسی بھی دوسرے قانون " کے الفاظ کو اس طرح پڑھا جانا چاہیے کہ فہرست II کے مضامین سے متعلق تمام قوانین کو خارج کر دیا جائے، کیونکہ پارلیمنٹ کو اپنی حدود کا علم ہونا چاہیے۔ فاضل وکیل نے ڈپٹی کمشنر ٹیکس آفیسر اور دیگر بنام کورومینڈل فارماسیوٹیکلز اینڈ ادرز (1997) 2 اسکیل 640، میں اس عدالت فیصلے کا حوالہ دیا۔ اس کے کیس کی حمایت کرتے ہوئے۔

دلہر گلاس ورکس کے فیصلے میں ان اپیلوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ سنٹرل ایکٹ کی دفعہ (1) 22 میں طے شدہ شرائط کو پورا کرنے والی بیمار صنعتی کمپنیوں سے واجب الادا ٹیکسوں اور اس طرح کے واجبات کو زبردستی عمل کے ذریعے اس وقت تک وصول نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ مذکورہ بورڈ اس پر اپنی رضامندی نہ دے۔

مرکزی ایکٹ ساتویں گوشوارہ کی فہرست I کے اندراج 52 کے تحت نافذ کیا گیا ہے۔ مذکورہ اندراج 52 پارلیمنٹ کو "ان صنعتوں کے سلسلے میں قانون سازی کرنے کا اختیار دیتا ہے، جن پر یونین کے ذریعے کنٹرول پارلیمنٹ کے ذریعے قانون کے ذریعے عوامی مفاد میں قرار دیا جاتا ہے"۔ مرکزی ایکٹ اعلان کرتا ہے کہ یہ "آئین کے آرٹیکل 39 کی شقوں (بی) اور (سی) میں مذکور اصولوں کو حاصل کرنے کے لیے ریاست کی پالیسی کو نافذ کرنے کے لیے ہے"، یعنی، " کمیونٹی کے مادی وسائل کی ملکیت اور کنٹرول کو اس طرح تقسیم کیا جاتا ہے کہ وہ عام بھلائی کے لیے بہترین ہو" اور " کہ معاشی نظام کے عمل کے نتیجے میں دولت اور پیداوار کے ذرائع کا ارتکاز مشترکہ نقصان کے لیے نہ ہو"۔ مرکزی ایکٹ ساتویں گوشوارہ کی فہرست دوم کے اندراج 54 کے تحت سیلز ٹیکس کے حوالے سے قانون سازی کرنے کے ریاستوں کے حقوق کو متاثر یا مداخلت نہیں کرتا ہے۔ ملک کی صنعتی صحت کے وسیع تر مفاد میں، مرکزی قانون کی دفعہ 22 ان تمام قرض دہندگان سے مطالبہ کرتی ہے جو بیمار صنعتی کمپنیوں سے اپنے واجبات وصول کرنا چاہتے ہیں جن کے سلسلے میں دفعہ 16 کے تحت تحقیقات زیر التوا ہے یا کوئی اسکیم تیاری یا زیر غور ہے یا اس طرح کی وصولی کے لیے مذکورہ بورڈ کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے منظور کی گئی ہے۔ اگر اس طرح کی رضامندی محفوظ نہیں ہے اور وصولی موخر کر دی گئی ہے، تو قرض دہندگان کا علاج موخر کرنے کی مدت کے لیے محفوظ ہے، دفعہ 22 کی ذیلی دفعہ (5) کی وجہ سے، حد کی مدت کے حساب سے خارج ہے۔ اس لیے دفعہ 22 میں " کوئی دوسرا قانون " کے الفاظ کو جواب دہندگان کے لیے فاضل وکیل کے تجویز قابل انداز میں نہیں پڑھا جاسکتا۔

کورومینڈل فارماسیوٹیکلز کا فیصلہ ایک بیمار صنعتی کمپنی سے متعلق تھا جو منظور شدہ اسکیم کی تاریخ کے بعد سیلز ٹیکس جیسی رقوم وصول کرنے کے قابل تھی۔ اس عدالت نے کہا، "سیلز ٹیکس وغیرہ جیسی ایسی رقوم جو بیمار

صنعتی کمپنی منظور شدہ اسکیم کی تاریخ کے بعد جمع کرنے کے قابل ہے، جائز طور پر ریونیو سے تعلق رکھتی ہے، کو ایکٹ کے دفعہ 22 کے تحت شامل کرنے کا ارادہ نہیں کیا جاسکتا تھا اور نہ ہی کیا جاسکتا تھا۔ "اس میں مزید کہا گیا کہ جو مسئلہ اس سے پہلے پیدا ہوا تھا وہ ولجھ گلاس ورکس کے معاملے میں پیدا نہیں ہوا تھا۔ اس عدالت یا ہائی کورٹس کے کسی دوسرے فیصلے سے یا اس سے یہ ظاہر نہیں ہوا کہ ان میں سے کسی ایک میں، منظور شدہ اسکیم کی تاریخ کے بعد پہلی بار بیمار کمپنی کی ذمہ داری پیدا ہوئی ہے۔ کسی بھی صورت میں، ان میں سے کسی بھی معاملے میں ایسی صورتحال پیدا نہیں ہوتی جس میں بیمار صنعتی اکائی کو فعال کیا گیا ہو: منظور شدہ اسکیم کے بعد صارفین سے محصولات کی وجہ سے ٹیکس وصول کرنے کے لیے لیکن بیمار یونٹ نے صرف اپنے ہاتھ جوڑ دیے اور اسے محصولات کو ادا کرنے سے انکار کر دیا، جس کے لیے وصولی کی کارروائی کرنی پڑی۔" واضح طور پر، کرومینڈل فارماسیوٹیکل کیس کے حقائق ولجھ گلاس ورکس کیس اور ہم سے پہلے کے حقائق سے مختلف ہیں۔ اس لیے کورومینڈل فارماسیوٹیکل کیس کا حوالہ نامناسب ہے۔

ہم احاطے میں یہ مانتے ہیں کہ جو اب دہندگان اس سلسلے میں مذکورہ بورڈ کی رضامندی حاصل کیے بغیر اپیل گزاروں سے سیلز ٹیکس کے مذکورہ بالا بقایا جات وصول نہیں کر سکتے۔

اپیلوں کی اجازت دی جاتی ہے اور اپیل کے تحت فیصلوں اور احکامات کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں۔

ایس۔ وی۔ کے۔ آئیر

اپیلوں منظور کی جاتی ہے۔